85554 ـ سسرال والوں كے سامنے طلاق دى اور پھر نكاح رجسٹرار كى موجودگى ميں كيا دو طلاق شمار ہونگى ؟

سوال

ميرے اور خاوند كے مابين جھگڑا ہوا تو خاوند نے غصہ كى حالت ميں طلاق كى قسم اٹھائى ليكن اسے ادراك تھا بعد ميں ہمارى صلح ہو گئى، پھر ايك بار دوبارہ اس سے بھى زيادہ اختلاف ہوا تو ہم نے عليحدگى كا فيصلہ كر ليا تو شوہر نے ميرے گھر والوں كے سامنے طلاق كے الفاظ بولے، اور پھر دوبارہ نكاح رجسٹرار كے سامنے، كيا اب ميں تين طلاق والى شمار ہوتى ہوں يا كہ رجوع ہو سكتا ہے يا نہيں ؟
اور كيا اگر رجوع كرنا صحيح ہے تو كيا اس كے ليے حلالہ كى شرط ہو گى يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

غصہ كى حالت ميں دى گئى طلاق واقع بھى ہوتى ہے اور نہيں بھى ہوتى، يہ غصہ كى شدت كے اعتبار سے ہے، اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (22034) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

نكاح رجسٹرار كے سامنے جو طلاق دى تھى اگر تو خاوند نے اس سے پہلى طلاق كى تاكيد كا ارادہ كيا جو آپ كے گھر والوں كے سامنے دى تھى، يا پھر اس طلاق كى خبر دينے كا ارادہ كيا تھا تو يہ تيسرى طلاق شمار نہيں ہوگى.

ليكن اگر اس نے پہلى طلاق كى بجائے اور طلاق دينے كا ارادہ كيا تھا تو پھر اس كى نيت كے مطابق ہوگا، اس ليے اس ميں خاوند كى نيت اور قصد و ارادہ معتبر ہوگا.

اگر نكاح رجسٹرار كے سامنے دى گئى طلاق ـ اگر خاوند نے اس كو پہلى طلاق كے علاوہ نئى طلاق كى نيت كى تھى ـ تو يہ دوران عدت دى گئى طلاق شمار ہوگى، اور جمہور علماء كرام كے ہاں يہ عدت ميں دى گئى طلاق واقع ہوگى كيونكہ طلاق رجعى كى عدت ميں عورت بيويوں كے حكم ميں شامل ہوتى ہے اور اسے طلاق ملحق كى جائيگى.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" جمہور فقہاء ۔ احناف، شافعی مالکی کا مسلك اور حنابلہ کی ایك روایت میں ۔ کے ہاں طلاق رجعی کی عدت میں دی گئی طلاق واقع ہوگی، حتی کہ اگر خاوند نے مدخولہ بیوی سے ۔ تمہیں طلاق ۔ کہا اور پھر عدت میں اسے تجھے طلاق کے الفاظ بولے تو یہ دوسری طلاق شمار ہوگی، جب تك یہ پہلی طلاق کی تاکید نہ ہو، اور اگر وہ پہلی کی تاکید کرنا چاہتا ہے تو پھر یہ دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 12).

سوم:

اگر مذکورہ طلاق عورت کو حیض کی حالت میں دی گئی ہو یا پھر ایسے طہر میں جس میں بیوی سے جماع کیا تھا تو بعض اہل علم کا فتوی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72417) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

جب تین طلاقیں ہو جائیں تو عورت اپنے خاوند سے بائن ہو جاتی ہے، اور وہ اس کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو سکتی جب تك کہ وہ کسی دوسرے مرد سے صحیح نکاح نہ کر لے، نکاح حلال نہیں بلکہ نکاح رغبت ہونا چاہیے، نکاح کے بعد وہ دوسرا خاوند اس سے وطئ کرے اور بعد میں یا تو فوت ہو جائے یا پھر خود ہی طلاق دے دے تو اس صورت میں پہلے خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اس عورت سے نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ نکاح کر لے.

لیکن نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے، کیونکہ اس میں رغبت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاتا، بلکہ اس نیت سے نکاح ہوتا ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونا ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے.

نکاح حلالہ سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عام اہل علم جن میں حس بصری، امام نخعی امام مالك لیث، ثوری، اور ابن مبارك اور امام شافعی شامل ہیں کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے "

دیکھیں: المغنی (7 / 137).

اور یہ بھی کہتے ہیں:

" نكاح حلالہ فاسد ہے اس سے پہلے خاوند کے لیے اباحت حاصل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 140).

واللہ اعلم .